www.KitaboSunnat.com

ندوہ کے ایک جلسہ میں جو لکھنؤ میں غالباً ۱۹۱۵ء میں تھا۔ چار سلیمان جمع ہوگئے تھے۔ قاضی محمد سلیمان منصور پوری (مصنف رحمۃ للعالمین)، مولانا سلیمان اشرف بہاری (استاد دینیات مسلم یونیورسٹی)، مولانا شاہ سلیمان پھلواروی، اور خاکسار سلیمان ندوی۔ تب شاہ صاحب نے فرمایا کہ آج کل نئی نئی سلیمان پیدا ہوگئے ہیں۔ لیکن ان میں سلیمان بن داؤد میں ہوں۔ ؎

پریاں نئی نئی، سلیمان نئے نئے

(شاہ صاحب کے والد کا نام داؤد تھا۔ اس لیے ان کی مہر میں وَوَرِثَ سُلَیْمَانُ دَاوٗدَ کندہ تھا) مجمع بے اختیار ہنس پڑا۔

پھر فرمایا: "پہلے سلیمان فرد تھا۔ اب رباعی ہے' چار چار سلیمان یکجا ہیں"

افسوس کہ یہ رباعی قاضی سلیمان کی وفات سے چند سال گزرے کہ مثلث بن چکی تھی۔ اور اب ۷ صفر کو قطعہ ہوگئی۔ اب اس رباعی کے صرف دو مصرعے باقی ہیں۔ خدا جانے یہ بھی ایک دن اس صفحہ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹ جائیں۔ واللہ ھوالباقی

شاہ صاحب کی ذات ایک عجیب جامع ہستی تھی۔ ایسے لوگ اب پیدا نہ ہوں گے۔ زمانہ بدل رہا ہے۔ ہوا کا رخ اور طرف ہے۔ وہ قدیم و جدید کے درمیان حلقہ اتصال تھے۔ اب قدیم بھی جدید ہو رہا ہے اور جدید جدید ترین بن رہا ہے۔ (۱۳)

مولانا سلیمان اشرف

چار سلیمان کی رباعی قاضی محمد سلیمان صاحب مصنف رحمۃ للعالمین کی وفات سے مثلث ہوگئی تھی۔ شاہ سلیمان پھلواروی کی رحلت سے وہ قطعہ بن گئی تھی۔ اب اخیر اپریل ۱۹۳۹ء میں مولانا سلیمان اشرف (استاد دینیات مسلم یونیورسٹی) کی موت سے مصرع ہو کر رہ گئی۔ دیکھنا یہ ہے کہ یہ مصرع بھی دنیا کی زبان پر کب تک رہتا ہے۔ ؎

بہت آگے گئے باقی جو ہیں تیار بیٹھے ہیں

مرحوم خوش اندام، خوش لباس، خوش طبع، لطافت پسند، سادہ مزاج، اور بے تکلف تھے۔ ان کی سب سے بڑی خوبی ان کی خودداری اور اپنی عزتِ نفس کا احساس تھا۔ وہ نہایت فیاض، کشادہ دست اور سیر چشم تھے۔ ان کی مجلس سدا بہار تھی۔ وہ خود سدا بہار تھے۔ فکر و غم کا ان کے ہاں گزر نہ تھا۔ ان کے مذہبی خیالات علمائے بریلی کے مطابق تھے۔ اور قرآن کے بڑے مداح تھے۔ پھر بھی ان کی ملاقات اور میل جول ہر خیال کے لوگوں سے تھا۔ ان کی وفات سے دو تین ہفتہ پہلے علی گڑھ میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ